ازعدالت عظمیٰ

دی ایملگیمیٹڈ الیکٹریسٹی کمپنی، لمیٹڈ۔

بنام

این۔ایس۔باتھینا

13 فروری
1959

(جعفر امام، اے کے سرکار اور
کے۔ سبّاراؤ، جسٹس صاحبان)

ثالثی ___ الیکٹریسٹی کے لائسنس میں ثالثی کی شق۔آیا بجلی کے صارفین کو پابند کرتا ہے۔بجلی (سپلائی) ایکٹ، 1948

(54 بابت 1948)، دفعہ 57، چھٹے گوشوارہ کی شق XVI۔

ثالثی کی شق دفعہ 57(1) کے ذریعہ شامل کی گئی الیکٹریسٹی (سپلائی) ایکٹ، 1948 کے تحت، صارفین کو الیکٹریسٹی کی فراہمی کے لیے حکومت کی طرف سے دیے گئے لائسنس میں لائسنس یافتہ اور صارف کے درمیان تنازعہ پر فیصلہ سنانے کے لیے دستیاب نہیں ہے، کیونکہ لائسنس، لائسنس یافتہ اور حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہے اور اس میں ثالثی کی شق صرف ان کے درمیان تنازعات سے متعلق ہے۔سیکشن 57(1)، ثالثی کی شق کو ایک قانونی شق نہیں بناتا ہے جس کی بنا پر کسی بھی اور ہر شخص کے درمیان تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 361 بابت 1958 -

میسور عدالت عالیہ کے 11 دسمبر 1957 کے دیوانی نظر ثانی نمبر 702 بابت 1956 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل، دوسرے اضافی اسسٹنٹ جج، بیلگام کی عدالت 10 اگست 1956 کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فیصلے اور حکم کے خلاف، باقاعدہ سول سوٹ نمبر 197 بابت 1955 میں یکم ستمبر 1955 کے پہلے جوائنٹ دیوانی جج، جونیئر ڈویژن، بیلگام کے حکم سے پیدا ہونے والی متفرق اپیل نمبر 36 بابت 1955

اپیل کنندہ کی طرف سے: ایم ایم گھرے خان اور آئی این شراف۔
مدعا علیہ کی طرف سے: ڈی ڈی چاولہ اور جی گوپال کرشنن۔
(بھارتیہ اٹارنی جنرل) کی طرف سے انٹرویئنر۔ بی۔سین اور ٹی ایم سین،
13 فروری 1959۔عدالت کا فیصلہ جسٹس سرکار کے ذریعے سُنایا گیا

جسٹس سرکار۔ یہ بنگلور عدالت عالیہ کے ذریعے نظر ثانی کی درخواست پر منظور کیے گئے فیصلے پر اپیل ہے۔سوال یہ ہے کہ کیا کسی مخصوص مقدمے کو ثالثی ایکٹ، 1940 کی دفعہ 34 کے تحت روک دیا جانا چاہیے۔

اپیل کنندہ بیلگام میں برقی توانائی فراہم کرنے والے کے طور پر کاروبار کرتا ہے۔اس نے بھارتیہ الیکٹریسٹی ایکٹ، 1910 کی دفعہ 3 کے تحت حکومت سے لائسنس حاصل کی۔ جو اسے اس علاقے میں توانائی کی فراہمی کا اختیار دیتی ہے۔ مدعا علیہ، جو مقدمے میں مدعی ہے، نے اپیل کنندہ سے الیکٹریسٹی کی حاصل کی۔ مدعا علیہ نے محسوس کیا کہ اپیل کنندہ اس طرح فراہم کی جانے والی الیکٹریسٹی کے لیے اس سے زیادہ معاوضہ لے رہا ہے۔اس کے بعد اس نے دیوانی جج، بیلگام کی عدالت میں 8 جون 1955 کو یا اس کے آس پاس ایک مقدمہ دائر کیا، جس میں اس نے جائز چارج سے زیادہ ادا کی گئی رقم کی واپسی کا دعوی کیا۔اس کے بعد اپیل کنندہ نے ثالثی ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مقدمے پر اس بنیاد پر روک لگانے کے لیے درخواست دی کہ یہ معاملہ الیکٹریسٹی (سپلائی) ایکٹ، 1948 کی توضیعات کے تحت ثالثی کے لیے قابل حوالہ تھا۔ درخواست کو سول جج نے مسترد کر دیا تھا اور اس کے فیصلے کی تصدیق اپیل پر ایکسٹرا اسسٹنٹ سیشن جج نے کی تھی اور آخر میں، عدالت عالیہ نے نظر ثانی میں کی تھی۔ اپیل کنندہ اب اس عدالت میں آیا ہے۔

اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ یہ معاملہ 1948 کے ایکٹ کے چھٹے گوشوارہ کے فقرہ XVI میں موجود توضیعات کے تحت ثالثی کے لیے قابل منتقلی ہے۔ ان ایکٹوں کی چند توضیعات کا اب حوالہ دینا ہوگا۔1910 کے ایکٹ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

تحت الیکٹریسٹی کی فراہمی کا کاروبار صرف حکومت کی منظوری سے ہی کیا جا سکتا ہے۔اس ایکٹ کی دفعہ 3 برقی توانائی کی فراہمی کے لیے لائسنس دینے کا التزام کرتا ہے۔اپیل کنندہ نے 1932 میں لائسنس حاصل کی تھی۔

1910 کے ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد میں لائسنس کے فارم کی وضاحت کی گئی ہے اور یہ فارم جو لائسنس یافتہ کا صارف کو برقی توانائی کی فراہمی پر وصول کرنے کا زیادہ سے زیادہ حد متعین کرتا ہے۔1948 کے ایکٹ نے چارجز کے حوالے سے کچھ مختلف شرائط رکھے۔اسے دفعہ 57 کے ذریعہ بذیل فراہم کیا گیا ہے:۔

" دفعہ 57(1) چھٹے گوشوارہ کی توضیعات اور ساتویں گوشوارہ سے منسلک ٹیبل کو ہر لائسنس یافتہ کے لائسنس میں شامل کردہ متصور کیا جائے گا، جو کہ مقامی اتھارٹی نہیں ہے، لائسنس یافتہ کے کھاتے کے اگلے سال کے نفاذ کی تاریخ سے، اور ایسی تاریخ سے لائسنس یافتہ اس کے مطابق ایسی لائسنس یا بھارتیہ الیکٹرسٹی ایکٹ، 1910 کی کسی بھی توضیعات کی تعمیل کرے گا۔ یا لائسنس یافتہ پر لاگو کوئی دوسرا قانون، قرارداد یا معاہدہ، اگر وہ اس دفعہ اور مذکورہ گوشوارہ اور ٹیبل کی توضیعات سے مطابقت نہیں رکھتے ہیں تو لائسنس کالعدم ہوگی اور اس کی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔

(2)---"

اس لیے اس دفعہ کو لائسنس میں ان دو گوشواروں کی شرائط شامل کرنے کا اختیار تھا۔اور بشرطیکہ وہ پہلے سے دیئے گئے لائسنس یا 1910 کے ایکٹ کی توضیعات، یا ان گوشواروں سے مطابقت نہ رکھنے والے کسی دوسرے قانون، قرارداد یا معاہدے کی شرائط پر غالب ہوں گے۔چھٹے گوشوارہ نے چارج کے بارے میں نئی توضیعات بنائیں۔یعنی کہ ایک لائسنس یافتہ بجلی کی فراہمی کے عوض رقم لینے کا حقدار تھا۔اُس گوشوارہ کی شق XVI ثالثی کے لیے ایک توضیع رکھتی ہے اور اسی پر اپیل کنندہ انحصار کرتا ہے۔وہ شق ان شرائط میں ہے:" تشریح یا اس گوشوارہ کی توضیعات سے پیدا ہونے والے کسی بھی معاملے کے بارے میں کوئی تنازعہ یا اختلاف اتھارٹی کی ثالثی کے حوالے کیا جائے گا۔" اپیل کنندہ کا دعوی ہے کہ مدعا علیہ کے مقدمے میں شامل تنازعہ اس شق میں مذکور قسم میں سے ایک ہے اور اس لیے اسے اس کی شرائط کے تحت ثالثی کے حوالے کیا جانا چاہیے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہم فرض کریں گے کہ تنازعہ اسی قسم کا ہے جس کا ذکر چھٹے گوشوارہ کے شق XVI میں کیا گیا ہے۔ تاہم ہم یہ دیکھنے سے قاصر ہیں کہ یہ ایک تنازعہ ہے جو اس شق کے تحت ثالثی کے لیے قابل حوالہ ہے۔ یہ اپیل کنندہ کا معاملہ نہیں ہے کہ شق XVI اس کے اور مدعا علیہ کے درمیان کسی بھی معاہدے میں ایک شق ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، دوسرا واحد طریقہ جس میں اپیل کنندہ کے لیے یہ دعوی کرنا ممکن ہے کہ مدعا علیہ اس شق کے تحت تنازعہ کو ثالثی کے حوالے کرنے کا پابند ہے، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ یہ ثالثی کے لیے ایک قانونی شق ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر ایسا تھا، تو ثالثی ایکٹ کے دفعہ 46 کی توضیعات کے پیش نظر اپیل کنندہ اُس ایکٹ کی دفعہ 34 کے تحت مقدمے کو التوا میں رکھنے کے لیے درخواست دینے کا حقدار ہوگا۔ اس قانون سے تاہم ہم مکمل طور پر اُس شق XVI سے متفق نہیں ہیں کہ وہ اس طرح کی ایک قانونی شق ہے۔ اس موضوع پر ہمیں جو واحد قانونی شق ملتی ہے، وہ دفعہ 57 میں ملتی ہے اور اس کا اثر یہ ہے کہ شق XVI کی شرائط اور چھٹے گوشوارے میں دیگر شقوں کو حکومت کی طرف سے 1910 کے ایکٹ کی دفعہ 3 کے تحت دیئے گئے لائسنس میں شامل سمجھا جانا ہے۔ اور لائسنس یافتہ کو اس گوشوارہ کی شرائط کی تعمیل کرنی ہے۔ لہذا ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ جو لائسنس حکومت کی طرف سے بجلی کے سپلائر کو دیا جاتا ہے، جیسے اپیل کنندہ، میں ایک شق ہوتی ہے کہ کچھ تنازعات ثالثی کے لئے جائینگیں۔ لائسنس حکومت اور لائسنس یافتہ کے درمیان ایک معاہدہ ہے، جو فریقین کو اس کی توضیعات پر پابند کرتی ہے۔ یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا یہ مشغولیت معاہدہ ہے یا قانونی، کیونکہ دونوں صورتوں میں یہ صرف ان دونوں کے درمیان ہے۔ اس طرح کے معاہدے میں ثالثی کی شق صرف فریقین کے درمیان تنازعات کے حوالے سے ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی ثالثی شق دستاویز کے فریق اور اس شخص کے درمیان تنازعہ پر غور نہیں کرتی جو ایسا فریق نہیں ہے۔ ہم پڑھنے سے قاصر ہے کہ دفعہ 57، چھٹے گوشوارہ میں شق XVI کو ایک قانونی شق بناتی ہے جس کے ذریعے کسی اور ہر شخص کے درمیان کچھ تنازعات کو ثالثی کے حوالے کیا جاتا ہے۔

اپیل کنندہ کی جانب سے کہا گیا کہ لائسنس ایک قانونی دستاویز ہے۔ ہمارے رائے میں، یہ مبہم طریقہ ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ یہ ایک قانونی شق کی شرائط کے تحت جاری کی گئی ہے اور اسے توضیعات کی تعمیل کرنی چاہیے۔ لیکن اس سے قطع نظر کہ فریقین جن کے درمیان تنازعات موجود ہو کی خاطر اسے ثالثی کے حوالے سے قانونی شق میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہماری رائے میں، اس لیے، ایکٹ 1948 کے چھٹے گوشوارہ کی شق XVI میں الیکٹریسٹی کے لائسنس یافتہ سپلائر اور اس کے صارف کے درمیان ہمارے سامنے موجود نوعیت کے تنازعہ کے حوالے سے قانونی یا دوسری صورت میں ثالثی کا کوئی التزام نہیں ہے۔ لہٰذا، یہ اپیل نامنظور ہو جاتی ہے اور حرجانے کے ساتھ مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:08
I attest to the accuracy and
integrity of this document